مسند امام اعظم کے اختلافات

محمد مظہر بن عارف عطاری حنفی

+923128869902

mazhararif839@gmail.com

جامعۃ المدینہ فیضان بلال

اورنگی ٹاؤن کراچی پاکستان

درجہ ثالثہ کے معاون طلبہ کرام

محمد علی رضا حنفی

سید محمد محسن حنفی

محمد احمد رضا صدیقی حنفی

سید محمد مسیب حنفی

محمد حسیب حنفی

محمد اویس حنفی

محمد یاسر حنفی

مقدمہ

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین امابعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب عظیم و کریم جل و علی کا فضل عظیم کہ اس نے اس ناتواں واحقر کو اس مختصر سے کام کو کرنے کی توفیق رفیق مرحمت کی، سال 2024 میں بفضل اللہ مسند امام اعظم کی تدریس کا موقع میسر آیا دوران تدریس احادیث مبارکہ کے تحت جو اختلافی مسائل آیا کرتے تھے میں ان کو لکھ لیا کرتا تھا اور ساتھ ہی طلبہ کو بھی لکھوا دیا کرتا تھا، چند ہی دن بعد کافی اختلافی مسائل جمع ہو گئے دل میں اس خیال کا گزر ہوا کہ کیوں نہ نصاب کے آخر تک ہی تمام اختلافات کو لکھ لیا جائے اور آخر میں ان تمام کو یکجا کر کے ایک کتابی شکل دے دی جائے اللہ کریم نے اس پر کار بند رکھا اور اب یہ اختلافات آپ کے ہاتھ میں کتاب کی شکل میں موجود ہیں۔

ان اختلافات کو لکھنے سے پہلے بہت سارے نوٹس کو دیکھا گیا کہ اگر یہ کام پہلے سے موجود ہے تو اسی کو بر قرار رکھا جائے اور ایک پہلے سے ہوئے وے کام کو دوبارہ کر کے تکرار اور وقت ضائع نہ ہو لیکن ان تمام نوٹس کو میں نے بہتر نہیں پایا۔

ان اختلافات کو لکھتے ہوئے خاص طور پر مسند امام اعظم کی علامہ علی قاری کی لکھی ہوئی شرح کو مد نظر رکھا گیا ہے علامہ علی قاری علیہ الرحمہ نے جن اختلافی مسائل کا ذکر احادیث کے تحت کیا ہے خاص کر زیادہ تر انہی اختلافی مسائل کو اس کتاب میں ذکر کیا گیا ہے۔

اس کتاب میں کچھ مقامات پر فقط مذاہب ہیں اور کچھ مقامات پر تمام آئمہ کے مذاہب کو ذکر کرنے کے بعد فقط احناف کی دلیل ذکر کی ہے اور اکثر مقامات پر تمام آئمہ کے مذاہب اور ان کے دلائل کو ذکر کر کے احناف کی جانب سے ان کا رد بھی لکھا گیا ہے جیسا شرح مسند امام اعظم میں تھا ویسا ہی یہاں پر کیا گیا ہاں لیکن بہت سارے مقامات پر مزید افادے کی نیت سے دیگر آئمہ کے دلائل اور ان کا رد بھی ذکر کیا گیا ہے لیکن کئی مقامات پر ان کو چھوڑ بھی دیا گیا طوالت کے خوف سے۔

اس کتاب میں 52 اختلافی مسائل کا ذکر ہے۔

مذاہب اور دلائل کو حتی الامکان مختصر الفاظ میں تحریر کرنے کی کوشش کی گئی ہے تا کہ یہ کتاب طلبہ کے لیے امتحان میں معاون ثابت ہو۔

یقیناً یہ مختصر سی کاوش رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی عنایتوں کا صدقہ ہے۔ میں اپنی اس مختصر سی کتاب کو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کرتا ہوں۔ اے مالک کریم اس کا ثواب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کو اور دیگر انبیاء کو اور تمام اہل بیت اور خلفاء راشدین اور صحابہ اور تابعین اور خاص کر امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کو اور میرے پیر و مرشد حضرت علامہ مولانا الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کو میرے تمام اساتذہ کو اور میرے والدین کو اور تمام طلبہ کو اور تمام امت مسلمہ کو عطا فرما۔

امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے 55 حج ادا کئے جب آخری حج ادا کیا تو کعبۃ اللہ کے دونوں ستونوں کے درمیان کھڑے ہو کر دو رکعت میں پورا قرآن ختم کیا پھر رو رو کر مناجات کیں بیت اللہ کے ایک گوشے سے آواز آئی تم نے اچھی طرح ہماری معرفت حاصل کی اور خلوص کے ساتھ خدمت کی ہم نے تم کو بخشا اور قیامت تک جو تمہارے مذہب پر ہو گا (یعنی تمہاری تقلید کرے گا) اس کو بھی بخش دیا۔

مالک کریم ہم امام اعظم کے مذہب پر ہیں اور امام اعظم کے مذہب کی اشاعت اور تبلیغ میں یہ مختصر سی کاوش بھی کی ہے مالک تعالی ہم سب کو بھی بخش اور جنت الفردوس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کا پڑوس عطا فرما مالک تعالی کوئی کام نہیں ہوتا مگر تیرے ہی حکم سے تو خود فرماتا ہے (ان الحکم الا للہ) حکم تو نہیں مگر اللہ کا۔

اور مالک تعالی جن طلبہ نے اس کاوش میں اپنا حصہ ملایا ان سب پر خاص کرم فرما اور ان سب کے حق میں یہ دعا قبول فرما ان سب کو حقیقی عارف باللہ عالم دین بنا۔

مسند امام اعظم۔

"حدیث نمبر02: ایمان اور اسلام"

عرف شرع اور اصطلاحی اعتبار سے ایمان اور اسلام معنی میں متحد اور مترادف ہیں لہذا ہر مومن مسلمان ہے اور ہر مسلمان مومن ہے البتہ لغوی معنی کے اعتبار سے دونوں میں فرق ہے۔ اور وہ درجہ ذیل ہے۔

1۔ ایمان دل سے تصدیق کرنے کا نام ہے اور اسلام زبان سے اقرار کرنے کا نام ہے جیسے قرآن میں ہے (قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ- قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَ لٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَ لَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ) سورے حجرات آیت نمبر 14۔

2۔ ایمان باطنی اطاعت وانقیاد ہے جبکہ اسلام ظاہری اطاعت وانقیاد ہے۔

3۔ ایمان کا تعلق دل سے ہے جبکہ اسلام کا تعلق زبان، اعضاء اور عمل سے ہے۔

4۔ ایمان اسلام کے عقائد کو تسلیم کرنا ہے جبکہ اسلام ارکانِ اسلام پر عمل کرنے کا نام ہے جیسا کہ کتاب میں ذکر کردہ حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے۔

"حدیث نمبر04: این اللہ"

اللہ تبارک وتعالی جگہ سے پاک ہے لیکن حدیث میں این اللہ فقالت فی السماء آیا ہے جس سے بظاہر اللہ تعالی کے لیے جگہ کا ثبوت معلوم ہوتا ہے تو اس کا کیا جواب ہے؟

علامہ علی قاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: کہ پیارے آقا صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کا اس جملے سے مقصود یہ پوچھنا تھا کہ تمہارا خدا زمینی خداؤں میں سے ہے یا وہ ہے کہ جس کا حکم آسمانوں اور زمینوں میں ہے یہ سوال ایسا ہی ہے جیسے کہ اس آیت مبارکہ میں ہے۔ (وَ هُوَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّ فِی الْاَرْضِ اِلٰهٌ ؕ-) سورے زخرف آیت نمبر 84 ترجمہ: اور وہی آسمانوں والوں کا خدا اور زمین والوں کا خدا ہے اور اللہ فرماتا ہے (وَ هُوَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ فِی الْاَرْضِ ؕ-) سورے انعام آیت نمبر 3۔

ترجمہ: اور وہی اللہ آسمانوں اور زمینوں میں لائق عبادت ہے تو لہذا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی تو جواب میں فی السماء کہنا بھی غلط نہ ہوا اور اس جملے کے ذریعے سے جگہ کا ثبوت نہ ہوا۔

1 "کفار ومشرکین کی اولاد جنتی ہیں یا نہیں"

Typist : ALI RAZA

اس معاملے میں اختلاف ہے البتہ اس معاملے میں علامہ علی قاری علیہ الرحمہ نے مسند امام اعظم کی شرح میں جو چند اقوال ذکر کیے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

1۔ کفار کی اولاد اہل نار ہی میں سے ہے اپنے والدین کے تابع ہو کر جس طرح وہ دنیا کے احکامات میں اپنے والدین کے تابع ہیں۔

2۔ کفار کی اولاد اہل جنت کے خادم ہوں گے۔

3۔ اللہ تعالی کو جس بچے کے بارے میں پتہ ہے کہ یہ مومن ہی رہے گا اور مومن ہی مرے گا اگر یہ زندہ رہا تو اس بچے کو اللہ تعالی جنت میں داخل فرمائے گا اور جس کے بارے میں پتہ ہے کہ اگر زندہ رہا تو کفر کرے گا اور کفر پر ہی مرے گا تو اس کو اللہ تعالی جہنم میں داخل فرمائے گا۔

4۔ کفار کی اولاد بھی جنتی ہے دین فطرت کے سبب [مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ نے مرآۃ المناجیح میں اس قول کو ہی صحیح کہا ہے)۔

5۔ پانچواں مؤقف توقف یعنی خاموشی کا ہے یعنی ان کا معاملہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے اس معاملے میں قطعی علم نہ ہونے کے سبب (مسند امام اعظم کی شرح میں ملا علی قاری علیہ الرحمہ نے اس قول کو ذکر کر کے کہا ہے کہ اکثر اہل سنت کے علماء اس مذہب پر ہیں اور امام اعظم علیہ رحمہ کا بھی یہی مؤقف ہے۔)۔

2"اختلاف: گناہ کبیرہ کا ارتکاب کفر ہے یا نہیں"

خوارج کا مذہب: گناہ کبیرہ کا ارتکاب کفر ہے۔

معتزلہ کا مذہب: گناہ کبیرہ کے ارتکاب سے بندہ مومن اسلام سے نکل جاتا ہے لیکن کفر میں داخل بھی نہیں ہوتا۔

اہل سنت کا مذہب: گناہ کبیرہ کا ارتکاب کفر نہیں۔

اہل سنت کی دلیل: مسند امام اعظم کی حدیث نمبر 6 میں ہے، کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس امت میں کوئی ایسا گناہ ہے کہ جو کفر تک پہنچتا ہو؟ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا نہیں سوائے شرک کے۔

اس سے ثابت ہوا کہ گناہ کبیرہ کا ارتکاب کفر نہیں ہے البتہ اس حدیث نمبر 6 کے علاوہ حدیث نمبر 7 اور 8 اور 10 وغیرہ بھی ہمارے مذہب کی دلائل میں سے ہیں۔

3"ایمان کے بعد اگر کوئی شخص گناہ کرے تو وہ جہنم کا مستحق ہو گا یا نہیں"

فرقہ مرجئہ کا مذہب: ایمان قبول کرنے کے بعد اگر کوئی شخص گناہ کرے تو چاہے وہ کتنے ہی بڑے بڑے گناہوں کا ارتکاب کرتا رہے وہ پھر بھی جہنم میں اصلا بالکل بھی سرے سے داخل ہو گا ہی نہیں اگرچہ توبہ نہ کرے۔

Typist : ALI RAZA

دلیل: حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: جس نے کہا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اس کے لیے جنت واجب ہو گئی، ابو درداء رضی اللہ عنہ نے عرض کی، اگرچہ وہ زنا کرے چوری کرے؟ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: اگرچہ زنا کرے اگرچہ چوری کرے اگرچہ ابو درداء کی ناک خاک آلودہ ہو۔

اہل سنت کا مذہب: ایمان قبول کرنے کے بعد اگر کوئی شخص گناہ کرے تو کل قیامت کے دن یا تو اللہ پاک عزوجل اس کو معاف فرمادے گا یا حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی شفاعت یا کسی اور سبب سے اس کو معافی مل گئی تو وہ شخص ڈائریکٹ جنت میں داخل ہو جائے گا ورنہ جہنم میں اپنے گناہوں کی سزا کاٹ کر بالآخر جنت میں داخل ہو گا۔

اہل سنت کی دلیل: مسند امام اعظم کی شرح میں ملا علی قاری علیہ الرحمہ نے حدیث نمبر 11 کے تحت صفحہ نمبر 54 پر یہ حدیث پاک نقل کی ہے کہ "امام احمد اور امام مسلم اور امام ترمذی علیہ الرحمہ نے عبادہ بن صامت سے روایت کیا ہے: جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو اللہ پاک نے اس پر جہنم کو حرام فرمادیا پس بے شک وہ حرام فرمانا اہل توحید پر بطریق تابید (یعنی ہمیشگی کے طور پر ہے نہ کے عارضی طور پر ہے)۔

4 "گناہ کبیرہ کا مرتکب جنت میں داخل ہو گا یا نہیں"

خوارج اور معتزلہ کا مذہب: گناہ کبیرہ کا مرتکب جنت میں داخل نہیں ہو گا۔

اہل سنت کا مذہب: گناہ کبیرہ کا مرتکب جنت میں داخل ہو گا (اگر خاتمہ ایمان پر ہوا ہو)۔

اہل سنت کی دلیل: حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی ہے۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ نے عرض کی اگرچہ زنا کرے، اگرچوری کرے، فرمایا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے اگرچہ زنا کرے اگرچہ چوری کرے اور اگرچہ ابو درداء کی ناک خاک آلودہ ہو۔

5 "تقدیر کے بارے میں اختلاف"

فرقہ قدریہ کا مذہب: تقدیر کوئی شے نہیں بلکہ ہم اپنے اعمال کے خود خالق اور مختار ہیں۔

اہل سنت کا مذہب: تقدیر حق ہے ثابت ہے۔

Typist : ALI RAZA

اہل سنت کی دلیل: حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: ہر جان کے آغاز اور انجام اور جو کچھ اس کو پیش آنے والا ہے سب اللہ تعالی نے لکھ دیا ہے۔(مسند امام اعظم حدیث نمبر 16)۔

فرقہ قدریہ کا رد: حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: ایک ایسی قوم آئے گی جو کہے گی تقدیر کوئی شے نہیں پھر وہ لوگ اس کے ذریعے سے زندیقیت (بے دینی) کی طرف نکل جائیں گے۔

قدریہ فرقے کو مجوسی کہنے کی وجہ: مجوسی متعدد خدا مانتے ہیں اور وہ کہتے ہیں خیر کا خالق الگ ہے اور شر کا خالق الگ ہے۔

جبکہ قدریہ بھی متعدد خدا مانتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ہر انسان اپنے اپنے افعال کا مستقل خود خالق ہے لہذا اس طرح تمام انسانوں کو خالق قرار دے دیا اس طرح یہ لوگ متعدد خداؤں کے قائل ہو گئے۔ لہذا دونوں متعدد خداؤں کے قائل ہیں تب ہی قدریہ فرقے کو اس امت کا مجوسی کہا۔

قدریہ فرقے کو دجال کا گروہ کہنے کی وجہ:

قدریہ کفر میں دجال کے مشابہ ہیں اور فسق وفجور میں بھی اس کے پیروکار ہیں (جیسے دجال حق چھپائے گا اور باطل ظاہر کرے گا تو قدریہ کے لوگ بھی اس طرح کرتے ہیں) اسی وجہ سے ان کو دجال کا گروہ کہا گیا۔

6 "شفاعت کے بارے میں اختلاف"

معتزلہ کا مذہب: معتزلہ شفاعت کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ شفاعت خلاف عدل ہے۔

دلیل: قران میں ہے۔(مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ حَمِیْمٍ وَّلَا شَفِیْعٍ یُّطَاعُ) سورے مومن آیت نمبر 18 ترجمہ: ظالموں کے لیے نہ کوئی دوست ہو گا اور نہ کوئی شفاعت کرنے والا کہ جس کی بات مان لی جائے۔

عقلی دلیل: شفاعت خلاف عدل ہے کیونکہ عدل وانصاف کا تقاضہ یہ ہے کہ برائی پر سزا اور نیکی پر جزا واجب ہو۔ اور یہی وجہ ہے کہ ان کے نزدیک اعمال حسنہ پر جزائے خیر اور برے اعمال پر سزا واجب ہے۔

اہل سنت کا مذہب: شفاعت حق ہے اور شفاعت کا ہونا احادیث سے ثابت ہے۔

دلیل: حدیث نمبر 23 مسند امام اعظم میں ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: اللہ تعالی اہل ایمان کو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شفاعت سے جہنم سے نکالے گا۔

معتزلہ کا رد: معتزلہ کی پیش کردہ آیت مبارکہ کفار کے بارے میں ہے البتہ دیگر آیات سے اللہ تعالی کی اجازت کے ساتھ شفاعت کرنا ثابت ہے جیسے اللہ پاک قرآن میں فرماتا ہے۔ مَا مِنْ شَفِیْعٍ اِلَّا مِنْ بَعْدِ اِذْنِهٖ - سورے یونس آیت نمبر 3 ترجمہ: کوئی شفاعت کرنے والا نہیں مگر اللہ کی اجازت کے بعد۔

Typist : ALI RAZA

اور عقلی دلیل کا جواب یہ ہے کہ اولاً تو یہ کہ اللہ تعالی پر کچھ واجب نہیں اور ثانیاً یہ کہ شفاعت خلاف عدل نہیں بلکہ موافق فضل ہے۔ جیسے کوئی صاحب حق اگر اپنا حق معاف کر دے تو وہ معاف ہو جاتا ہے تو اسی طرح رب تعالی بھی اگر کسی کو معاف کر دے تو یہ اس کا فضل ہے۔

7 "اللہ پاک کے دیدار سے متعلق اختلاف"

معتزلہ، خوارج، اور بعض مرجئہ کا مذہب: اللہ کا دیدار ممکن نہیں۔

ان حضرات کی دلیل: رؤیت کے کچھ شرائط ہیں مثلا جس کو دیکھا جارہا ہے اس کا کسی جہت میں ہونا مقابل اور سامنے ہونا وغیرہ اور یہ چیزیں اللہ تعالی کے لیے محال ہیں لہذا اس کا دیدار ممکن نہیں۔

اہل سنت کا مذہب: آخرت اور جنت میں مسلمانوں کو اللہ پاک کا دیدار ہو گا۔

اہل سنت کی دلیل: مسند امام اعظم کی حدیث نمبر 30 میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب تم اپنے رب کو دیکھو گے جیسے تم اس چودھویں رات کے چاند کو دیکھتے ہو۔

معتزلہ کا رد: آخرت کے معاملات کو دنیا کے معاملات کے ساتھ قیاس کرنا جہالت ہے۔

"کتاب الطھارۃ"

8 "مائے کثیر کی تعریف میں اختلاف"

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک: ان کے نزدیک کثیر پانی کی مقدار قلتین (پانی کے بھرے ہوئے دو مٹکے) ہیں۔

امام مالک کے نزدیک: وہ پانی جس میں نجاست گرنے سے اس کے تین اوصاف میں سے کوئی وصف نہ بدلے وہ مائے کثیر ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک: ان کا مذہب بھی وہی ہے جو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے "مواھب اللطیفۃ" کی روایت کے مطابق۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک: جس پانی کے ایک کنارے پر حرکت دینے سے دوسرے کنارے پر حرکت پیدا نہ ہو تو وہ مائے کثیر ہے۔

Typist :ALI RAZA+SYED MOHSIN

متاخرین علماء احناف: جس پانی کے ایک کنارے پر حرکت کرنے سے دوسری جانب حرکت پیدا نہ ہو اس کی مقدار دہ دردہ ہے (اور یہی مفتی بہ قول ہے)۔

9 "بلی کا جھوٹا پاک ہے یا ناپاک یا مکروہ"

بعض علماء کا مذہب: بلی کا جھوٹا نا ہی ناپاک ہے اور نا ہی مکروہ بلکہ پاک ہے۔

"دلیل": مسند امام اعظم کی حدیث نمبر 44 ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ایک دن وضو کا ارادہ فرمایا۔ پس بلی آئی اور پھر اس بلی نے برتن سے پانی پیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم نے اسی پانی سے وضو فرمایا۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب: بلی کا جھوٹا پاک ہے مگر مکروہ ہے۔

"دلیل اور رد": مسند امام اعظم حدیث نمبر 44 کی شرح میں بھی ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو تحریر فرمایا ہے۔ کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس سے بلی گزرتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم اس کے لیے برتن جھکا دیتے پس وہ پانی پی لیتی پھر اس کے بچے ہوئے پانی سے وضو فرماتے اور بچے ہوئے پانی کو پھینک دیتے۔

"علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں" کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ایسا اس لیے فرماتے تا کہ اس پانی کو کوئی دوسرا استعمال نہ کرے اس پانی کے مکروہ ہونے کے سبب اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بلی کے جھوٹے سے وضو بیان جواز کے لیے فرمایا۔ نیز جس جانور کا گوشت ناپاک یا حرام ہو تو اس جانور کا جھوٹا بھی ناپاک یا حرام ہو گا. لہذا ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ بلی کا جھوٹا بھی ناپاک ہو کیونکہ بلی کا گوشت بھی حرام ہے مگر بلی بار بار گھروں میں آتی ہے تب ہی حرج اعظم کے سبب اس کے جھوٹے کو پاک (مگر مکروہ) کہا گیا ہے۔ اور اسی علت کی طرف ایک حدیث میں اشارہ ہے کہ حدیث میں ہے کہ بلی نجس نہیں ہے کیونکہ وہ تمہارے اوپر بہت زیادہ چکر لگاتی ہے۔

10 "وہ چیز کہ جس کو آگ پر پکایا جائے یا جس چیز کو آگ نے چھوا ہو اس کو کھانے کے بعد وضو کرنا ضروری ہے یا نہیں"

بعض آئمہ کا مذہب: جس چیز کو آگ نے چھوا اس کو کھانے کے بعد وضو کرنا ضروری ہے۔۔

بعض آئمہ کی دلیل: حدیث پاک میں ہے جس چیز کو آگ نے چھوا اس کے (کھانے کے) بعد وضو کر لیا کرو۔

احناف کا مذہب: وضو کرنا ضروری نہیں۔

TYPIST: SYED MOHSIN

"دلیل": مسند امام اعظم کی حدیث نمبر 47 میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم نے شوربے والا گوشت تناول فرمایا اور پھر نماز ادا کی (بغیر وضو کے).

دیگر آئمہ کا رد: اس حدیث میں لغوی وضو یعنی ہاتھ دھونا اور کلی کرنا مراد ہے۔ اور ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم نے اونٹ کا گوشت تناول فرمایا اور اس کے بعد ہاتھ دھوئے اور کلی فرمائی اور پھر فرمایا: آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد کا وضو یہ ہے۔

"نوٹ" ذکر کردہ حدیث سے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب (خاص اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنا ضروری ہے) کا بھی رد ہو گیا۔

11 "مسواک کرنا وضو کی سنت ہے یا نماز کی اس بارے میں اختلاف"

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب: مسواک کرنا وضو کی سنت ہے۔

امام شافعی کا مذہب: مسواک کرنا نماز کی سنت ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل: مسند امام اعظم کی حدیث نمبر 48 میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو ضرور میں ان کو مسواک کرنے کا حکم دیتا ہر نماز کے وقت۔

امام اعظم کی دلیل اور امام شافعی کا رد: مسند امام اعظم کی حدیث نمبر 48 کے بعد ہی یہ روایت لکھی ہے کہ جس میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو ضرور میں ان کو مسواک کا حکم دیتا ہر وضو کے وقت۔

اور ملا علی قاری علیہ الرحمہ نے شرح میں بہت ساری ایسی روایتیں لکھی ہیں کہ جن میں وضو کا ذکر ہے اور مزید آپ نے فرمایا کہ یہی مذہب احتیاط کے زیادہ قریب ہے صاحب بنایا نے بھی فرمایا مسواک کا تعلق طہارت سے ہے اور وضو طہارت ہے اس لیے مسواک وضو ہی کی سنت ہے اور باوضو شخص جب مسواک کرے گا تو خون نکلنے کے سبب اس کا وضو بھی ٹوٹ جائے گا اور یہ حرج عظیم ہے (ملخصا)۔

12 "سر کا مسح ایک بار کرنا مسنون ہے یا تین بار اس بارے میں اختلاف"

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب: ایک بار مسح سنت ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب: تین بار مسح سنت ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل: مسند امام اعظم کی حدیث نمبر 50 میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم نے سر کا تین مرتبہ مسح فرمایا۔

TYPIST: SYED MOHSIN

امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کی عقلی دلیل: دیگر اعضاء وضو کو بھی تین تین بار دھویا جاتا ہے لہذا مسح بھی تین بار ہونا چاہیے۔(یعنی آپ رحمتہ اللہ علیہ نے مسح کو اعضاء مغسولہ پر قیاس فرمایا ہے)۔

امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی دلیل: مسند امام اعظم کی حدیث نمبر 50 کے بعد یہ روایت لکھی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو میں ایک مرتبہ مسح فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا وضو ہے۔

امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی عقلی دلیل: دیگر مقامات پر بھی مسح میں تکرار نہیں ہے جیسے کہ تیمم کے مسح میں اور پٹی پر مسح کرنے میں لہذا وضو کے مسح میں بھی تکرار نہیں ہونی چاہیے۔(یعنی آپ رحمتہ اللہ علیہ نے مسح کو مسح پر قیاس فرمایا)۔

امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کا رد: مسح میں اگر تکرار ہو گی تو وہ دھونا ہی ہو جائے گا مسح نہ رہے گا۔ جبکہ اگر دھونے میں تکرار بھی ہو جائے تو وہاں کوئی مسئلہ نہیں

"نوٹ" امام مالک اور امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہما کا مذہب بھی وہی ہے جو امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کا ہے۔

13 "موزوں پر مسح کرنا جائز ہے یا نہیں"

احناف / امام اعظم کا مذہب = جائز ہے۔

خوارج، روافض اور امامیہ کا مذہب = جائز نہیں ہے۔

خوارج، روافض اور امامیہ کی دلیل = نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورے مائدہ کے نزول سے پہلے موزوں پر مسح کیا، سورے مائدہ کے نزول سے موزوں پر مسح کرنے کا حکم منسوخ ہو گیا۔

احناف کی دلیل = مسند امام اعظم حدیث 57 میں ہے کہ نبی علیہ السلام نے فتح مکہ کے دن موزوں پر مسح کیا البتہ اس کے علاوہ بہت ساری احادیث میں مسح کرنے کا ذکر موجود ہے۔

رد = مسند امام اعظم حدیث 59 میں ہے کہ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا حالانکہ آپ نے خود فرمایا کہ میں نے سورے مائدہ کے نزول کے بعد اسلام قبول کیا ہے۔

14 "موزوں پر مسح کی اجازت مقیم و مسافر دونوں کو ہے یا فقط مسافر کو"

TYPIST: SYED MOHSIN

امام مالک کا مذہب= فقط مسافر کے لیے مسح جائز ہے۔

احناف کا مذہب= مقیم و مسافر دونوں کے لیے مسح جائز ہے۔

امام مالک کی دلیل= مسند امام اعظم کی حدیث 65 میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں مسح فرمایا اور اس کی کوئی مدت مقرر نہیں کی۔

احناف کی دلیل= مسند امام اعظم کی حدیث 68 میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے۔

امام مالک کی دلیل کا جواب= آپ کی ذکر کردہ حدیث میں فقط سفر میں مسح کا ذکر ہے جبکہ دیگر احادیث میں سفر اور حضر دونوں کا ذکر ہے۔

15 "پاؤں دھونا افضل ہے یا مسح کرنا"

امام احمد کا مذہب= پاؤں پر مسح کرنا افضل ہے۔

احناف کا مذہب= پاؤں کو دھونا افضل ہے۔

امام احمد کی دلیل= نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ بہتر اور افضل پر عمل کیا کرتے تھے (اور بہت ساری احادیث میں مسح کرنے کا ذکر ہے)

نوٹ = امام شعبہ، امام حکم اور امام اسحاق کا بھی وہی مذہب ہے جو امام احمد کا مذہب ہے۔

احناف کی دلیل اور امام احمد کا رد= نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غالب عادت پاؤں کو دھونے کی تھی یہی وجہ ہے کہ جب فتح مکہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلاف عادت موزوں پر مسح کیا تو فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کی کہ آج سے پہلے تو آپ کو ایسا کرتے نہیں دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔

16 "مسح الخفین کی مدت میں اختلاف"

احناف کا مذہب= مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات اور مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں مسح کی مدت ہے۔

امام مالک کا مذہب= مسح الخفین کی کوئی مدت نہیں ہے بلکہ جب اتارے گا یا جب جنبی ہو گا تو مسح ختم ہو جائے گا۔

امام مالک کی دلیل= حضرت عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں موزوں پر مسح فرمایا اور اس کی کوئی مدت

مقرر نہیں کی (مسند امام اعظم حدیث نمبر 65)۔

احناف کے دلیل اور امام مالک کا رد = مسند امام اعظم حدیث 68 میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسافر تین دن اور تین راتیں موزوں پر مسح کرے گا جبکہ مقیم ایک دن اور ایک رات۔

نوٹ = اس حدیث سے ہمارا مذہب بھی ثابت ہو گیا اور امام مالک کا رد بھی ہو گیا لیکن یہ بات یاد رہے کہ بعض اہل علم نے امام مالک کے اس مذہب کو بیان کیا ہے۔ علامہ علی قاری نے بھی شرح مسند امام اعظم میں اسی مذہب کو بیان کیا ہے لیکن بعض اہل علم نے امام مالک کے اس مذہب سے انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ صحیح بات یہ ہے کہ امام مالک نے مسح الخفین کو مؤقت کیا ہے (یعنی اس کی مدت بیان کی ہے) اور امام مالک کے اس مذہب کی عارضۃ الأحوزی کے حوالے سے میرے استاد محترم علامہ کامران صاحب نے مسند امام اعظم کے صفحہ 128 پر وضاحت کی ہے۔

17 "ماء مستعمل پاک ہے یا ناپاک"

امام مالک و شافعی کا مذہب = ماء مستعمل پاک بھی ہے اور پاک کرنے والا بھی ہے۔

ایک روایت کے مطابق امام اعظم کا مذہب = ماء مستعمل نجس ہے۔ یہ روایت امام ابویوسف اور حسن بن زیاد سے ہے۔

دوسری روایت کے مطابق امام اعظم کا مذہب = ماء مستعمل پاک ہے مگر پاک کرنے والا نہیں۔ (یہ روایت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہے اور خود بھی اس مذہب کو اختیار کیا ہے اور اس روایت کو صاحب عنایہ نے لکھا ہے) اور یہی مذہب مفتی بہ ہے فقہ حنفی میں جمہور احناف کے نزدیک۔

18 "منی پاک ہے یا ناپاک"

احناف اور امام مالک کا مذہب = منی ناپاک ہے۔

امام شافعی اور امام احمد کا مذہب = منی پاک ہے۔

امام شافعی اور امام احمد کی دلیل = ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس منی کے بارے میں پوچھا گیا جو کپڑے میں لگ جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا منی رینٹھ اور لعاب کی طرح (پاک) ہے اس کو کسی کپڑے سے صاف کر دینا کافی ہے (ملخصا)۔

احناف اور امام مالک کے دلائل = 1 ہماری دلیل وہ تمام احادیث ہیں جن میں منی کو کپڑے وغیرہ سے دھونے کا حکم دیا گیا ہے۔

2 حضور علیہ السلام نے فرمایا کپڑے کو پانچ چیزوں کی لگ جانے سے دھویا جاتا ہے پیشاب، پاخانہ، خون، منی اور قے۔ (اس حدیث میں منی کو ناپاک چیزوں میں شامل کیا گیا ہے)

TYPIST: AHMAD RAZA

امام شافعی اور امام احمد کارد= آپ کی ذکر کردہ احادیث پر جرح و تنقید کی گئی ہے لہذا وہ قابل اعتماد نہیں ہیں۔

19 "منی سے کپڑے کے پاک کرنے میں اختلاف"

امام مالک کا مذہب= منی تر ہو یا خشک، کپڑا دھونے سے ہی پاک ہو گا۔

امام اعظم کا مذہب= منی اگر تر ہو تو دھونا ضروری ہے اور اگر خشک ہو تو کھرچنے سے ناپاک کپڑا پاک ہو جائے گا۔

امام اعظم کی دلیل= مسند امام اعظم کی حدیث 78 میں ہے کہ جو شخص مہمان ٹھہرا تھا اس کو احتلام ہونے کا سبب اس کی منی لحاف پر لگ گئی تھی تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہانے فرمایا کہ اسکو کھرچ دینا کافی تھا(پاک کرنے کے لیے) میں بھی منی کو کھرچ دیا کرتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے۔

20 "مردار کی کھال دباغت سے پاک ہو گی یا نہیں"

امام مالک کا مذہب= مردار کی کھال دباغت کے بعد پاک نہیں ہو گی۔

امام شافعی کا مذہب= مردار کی کھال دباغت سے پاک ہو جائے گی سوائے کتے کی کھال کے۔

امام اعظم کا مذہب= مردار کی کھال دباغت سے پاک ہو جائے گی۔

امام اعظم کی دلیل= مسند امام اعظم کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا جس کھال کو دباغت دے دی گئی تو وہ پاک ہو گئی۔

21 "طویل قیام افضل ہے یا طویل سجدہ اس بارے میں اختلاف"

بعض آئمہ کا مذہب: طویل سجدہ افضل ہے طویل قیام سے۔

احناف کا مذہب: طویل قیام افضل ہے طویل سجدے سے۔

بعض آئمہ کی دلیل: مسند امام اعظم کی حدیث نمبر 81 میں ہے کہ صحابی رسول ابوذر رضی اللہ عنہ نے نماز میں تخفیف کی اور رکوع اور سجود میں کثرت کی۔

احناف کی دلیل: حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے افضل نماز وہ ہے کہ جس میں قیام طویل ہو۔

TYPIST: AHMAD RAZA

بعض آئمہ کا رد: اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے واضح طور پر طویل قیام کی فضیلت بیان کی ہے۔

22 "گھٹنے ستر میں شامل ہیں یا نہیں اس بارے میں اختلاف"

آئمہ ثلاثہ کا مذہب: گھٹنے ستر میں شامل نہیں ہیں۔

امام اعظم کا مذہب: گھٹنے ستر میں شامل ہیں۔

امام اعظم کی دلیل: حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا "الرکبتہ من العورۃ" یعنی گھٹنہ ستر عورت میں ہے۔

23 "فجر کی نماز کو اجالے میں پڑھیں گے یا اندھیرے میں اس بارے میں اختلاف"

امام اعظم ابو حنیفہ کا مذہب: فجر کی نماز اسفار یعنی اجالے میں پڑھنا مستحب وافضل ہے۔

امام مالک وشافعی کا مذہب: فجر کی نماز تغلیس میں پڑھنا یعنی اندھیرے میں پڑھنا افضل ہے۔

نوٹ: ایک روایت کے مطابق امام احمد بن حنبل کا بھی یہی مذہب ہے۔

ان حضرات کی دلیل: استاد محترم کامران صاحب نے صفحہ نمبر 148 پر حاشیے میں یہ حدیث لکھی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم فجر کی نماز پڑھایا کرتے تھے اور مسلمان عورتیں چادروں میں لپٹی ہوئی نماز میں حاضر ہوا کرتی تھی پھر وہ واپس لوٹتی تھی تو ان کو کوئی نہیں پہچان پاتا تھا اندھیرے کے سبب۔

امام اعظم ابو حنیفہ کی دلیل: مسند امام اعظم کی حدیث نمبر 86 ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے فرمایا: خوب روشن کر کے پڑھو فجر کو کیونکہ اس میں بہت بڑا ثواب ہے۔

دیگر آئمہ کا رد:

سفر کے سبب نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم جلدی نماز پڑھادیا کرتے تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث فعلی ہے اور ہماری حدیث قولی ہے اور قولی کو فعلی پر فضیلت حاصل ہوتی ہے۔

24"نماز عصر میں تعجیل مستحب ہے یا تاخیر اس بارے میں اختلاف"

بعض آئمہ کا مذہب: تعجیل مستحب ہے۔

احناف کا مذہب: تاخیر مستحب ہے اور افضل ہے جبکہ مکروہ وقت سے پہلے سلام پھیر کر فارغ ہو جائے اور یہ اس صورت میں ہے کہ جبکہ آسمان پر بادل نہ ہو اور بادل ہوں تو تعجیل مستحب ہے۔

بعض آئمہ کی دلیل: مسند امام اعظم کی حدیث 87 میں ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: جلدی کرو عصر کی نماز میں۔

احناف کی دلیل: علی بن شیبان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عصر کی نماز تاخیر سے پڑھا کرتے تھے۔

بعض آئمہ کا رد: آپ کی ذکر کردہ حدیث میں تعجیل سے اس وقت تعجیل مراد ہے جبکہ آسمان پر بادل چھائے ہوئے ہوں جیسا کہ مسند امام اعظم میں ہی حدیث نمبر 87 کے بعد ایک روایت لکھی ہے جس میں یہ فرمایا گیا ہے کہ عصر کی نماز کو جلدی ادا کر لیا کرو بادلوں کے دنوں میں۔

25"اذان میں ترجیع ہے یا نہیں اس بارے میں اختلاف"

ترجیع کی تعریف: شہادتین یعنی اشھد ان لا الہ الا اللہ اور اشھد ان محمد رسول اللہ دونوں کو پہلے چار مرتبہ آہستہ کہنا اور پھر بلند آواز سے کہنا۔

امام مالک اور امام شافعی کا مذہب: اذان میں ترجیع ہے۔

احناف کا مذہب: ترجیع نہیں ہے۔

امام مالک وشافعی کی دلیل: ابو محذورہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اذان کا طریقہ سکھا دیجئے تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اذان کا طریقہ سکھایا اور اس طریقے میں ترجیع تھی پھر آخر میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ان کلمات کو پہلے آہستہ آواز سے کہو پھر بلند آواز سے۔

احناف کی دلیل: مسند امام اعظم کی حدیث نمبر 90 جو کہ حضرت ابن بریدہ سے مروی ہے اس میں ترجیع نہیں ہے اس کے علاوہ بہت ساری حدیثوں میں اذان کا ذکر ہے لیکن اس میں ترجیع نہیں ہے۔

دیگر آئمہ کا رد: حضرت بلال اور دیگر مؤذنوں کی اذان میں ترجیع نہیں ہے اور ترجیع حضرت ابو محذورہ کا وہم ہو سکتا ہے کیونکہ یہ عمل تعلیم کے لیے تھا جس کو انہوں نے ترجیع گمان کر لیا اور علماء نے ابو محذورہ کی حدیث میں اضطراب بھی ثابت کیا ہے۔

TYPIST, MUSAYYAB

26"رفع یدین میں اختلاف"

امام شافعی اور امام احمد کا مذہب: رکوع میں جاتے وقت اور اٹھتے وقت رفع یدین کریں گیں۔

ان حضرات کی دلیل: وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کیا۔

امام اعظم کا مذہب: رفع یدین منسوخ ہے رفع یدین کا حکم پہلے تھا بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

دلیل: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے تمام صحابہ کی موجودگی میں نماز کا طریقہ سکھایا اور فقط تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کیا۔

دیگر آئمہ کا رد: وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ کے متعلق ابراہیم نخعی علیہ الرحمہ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ آپ رضی اللہ تعالی عنہ اعرابی تھے آپ نے فقط چند نمازیں ادا کیں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ جبکہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ تو سفر وحضر میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ رہا کرتے تھے۔

امام اعظم ابو حنیفہ اور امام اوزاعی علیہ الرحمہ کا مناظرہ ہمارے مذہب کے قوی ہونے کی دلیل ہے کہ جس میں امام اعظم علیہ الرحمہ نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث کی اسناد کی تقویت بیان کی ہے۔

27"سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی سورت پڑھنا اس بارے میں اختلاف"

امام شافعی علیہ الرحمہ کا مذہب:

سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہے اور سورہ فاتحہ کے ساتھ مزید کوئی دوسری سورت پڑھنا سنت ہے۔

احناف کا مذہب: سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی سورت پڑھنا واجب ہے۔

دلیل: مسند امام اعظم حدیث نمبر 98 میں ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: کہ نماز مکمل نہیں ہوتی مگر سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ کسی سورت کے ساتھ۔

28"کتنی رکعات میں قراءت فرض ہے اس بارے میں اختلاف"

امام شافعی: تمام رکعات میں قراءت فرض ہے۔

TYPIST, MUSAYYAB

امام مالک: تین رکعات میں قراءت فرض ہے۔

ابو حنیفہ: پہلی دو رکعت میں قراءت فرض ہے "فرض نماز میں" جبکہ (نوافل کی چاروں رکعتوں میں قراءت فرض ہے کیونکہ نوافل کی چار رکعتوں میں پہلی دو رکعتیں مستقل الگ نماز ہے جبکہ آخری دو رکعتیں مستقل الگ نماز ہے اور نوافل میں سنت موکدہ اور غیر موکدہ بھی شامل ہیں)۔

امام شافعی کی دلیل: مسند امام اعظم حدیث نمبر 99 میں ہے کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے منادی نے یہ اعلان کیا کہ نماز نہیں ہوتی مگر قرءات کے ساتھ اگرچہ سورہ فاتحہ کی قراءت ہی کیوں نہ ہو۔

امام مالک کی دلیل: "للاکثر حکم الکل "یعنی اکثر کے لیے کل کا حکم ہے لہذا اس کے مطابق آپ کے نزدیک تین رکعات میں قراءت فرض ہے۔

ابو حنیفہ کی دلیل اور دیگر کا رد: حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: (القرآۃ فی الاولین قرآۃ فی الاخرین) یعنی فرض کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت آخری دو رکعتوں میں قراءت کرنے کے مترادف ہے۔

29 "فاتحہ سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں گے یا نہیں اس بارے میں اختلاف"

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا استدلال: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں پڑھیں گے۔

دلیل: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے پیچھے نماز پڑھی لیکن ان میں سے کسی سے میں نے نہیں سنا کہ انہوں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی ہوں۔

احناف کا مذہب: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں گے لیکن آہستہ آواز میں۔

احناف کی دلیل: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں یہ سب حضرات نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آہستہ پڑھا کرتے تھے۔

امام مالک علیہ الرحمہ کا رد: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے جو حدیث بیان کی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو آہستہ پڑھنے کی بناء پر حضرت انس سماعت نہیں کر سکے۔

اور مسند امام اعظم کی حدیث نمبر 100 بھی ہماری (احناف) کی دلیل ہے۔

TYPIST, MUSAYYAB

30 "قراءت خلف الامام میں اختلاف"

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب: مقتدی بھی امام کے پیچھے سورے فاتحہ پڑھے گا۔

دلیل: "لا صلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب" یعنی نماز نہیں مگر سورے فاتحہ کے ساتھ۔ (مسند امام اعظم حدیث نمبر 99)۔

احناف کا مذہب: مقتدی امام کے پیچھے سورے فاتحہ نہیں پڑھے گا چاہے سری نماز ہو یا جہری۔

دلیل: مسند امام اعظم حدیث نمبر 104 میں ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پیچھے ظہر یا عصر میں قرآن پاک پڑھا اور ایک آدمی نے اسکو اشارے سے منع بھی کیا (لیکن وہ نہ روکے) پھر وہ نماز سے فارغ ہو کر کہنے لگے: کیا تم مجھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پیچھے قرآن مجید پڑھنے سے منع کرتے ہوں؟ ان دونوں نے اس بات کا ذکر اتنی بلند آواز سے کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سماعت فرمالیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: جو کسی امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہے تو امام کا پڑھنا اس شخص کا پڑھنا ہے۔

31 "تطبیق کرے گے یا گھٹنوں پر ہاتھ رکھے گے اس بارے میں اختلاف"

نوٹ: عرف شرع میں رکوع میں اپنے دونوں ہاتھوں کو رانوں کے درمیان میں رکھنا تطبیق کہلاتا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود اور بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مذہب: تطبیق کرنا سنت ہے رکوع میں۔

دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مذہب: تطبیق منسوخ ہے اور رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھیں گے۔

دلیل: مسند امام اعظم کی حدیث نمبر 105 میں ہے کہ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ ہم (ابتدائے اسلام میں) تطبیق کرتے تھے پھر ہمیں گھٹنوں کو پکڑنے کا حکم دیا گیا۔

دیگر کا رد: حضرت عبد اللہ بن مسعود اور بعض صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تک تطبیق کے منسوخ ہونے کی روایت نہیں پہنچی تھی۔

TYPIST, MUSAYYAB+MOHSIN

32"تسمیع اور تحمید کہنے میں اختلاف"

نوٹ: تسمیع سے مراد "سمع اللہ لمن حمدہ" ہے۔

تحمید سے مراد "اللھم ربنا ولک الحمد" ہے۔

نوٹ نمبر2: مقتدی سمع اللہ لمن حمدہ نہیں کہے گا اور اللھم ربنا ولک الحمد کہے گا اس بات پر تمام آئمہ متفق ہیں لیکن امام سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے بعد "اللھم ربنا ولک الحمد" کہے گا یا نہیں اس بارے میں اختلاف ہے اور اس معاملے میں ایک ہی امام سے دو دو اقوال بھی ملتے ہیں۔

ایک مذہب: امام اور مقتدی دونوں دونوں (تسمیع اور تحمید) کو کہیں گے۔ ایک روایت کے مطابق امام اعظم ابو حنیفہ اور امام شافعی اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا یہی مذہب ہے۔

دوسرا مذہب: منفرد اور اکیلا نمازی تسمیع اور تحمید دونوں کہے گا۔ جبکہ جماعت میں امام فقط تسمیع کہے گا اور مقتدی فقط تحمید کہے گا۔ ایک روایت کے مطابق یہی آئمہ اربعہ یعنی امام اعظم ابو حنیفہ اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا مذہب ہے۔

تنبیہ: احناف کے نزدیک یہی دوسرا مذہب مفتی بہ ہے۔

33"سجدے میں جاتے ہوئے ہاتھ پہلے رکھیں گے یا گھٹنے؟ اس بارے میں اختلاف"

بعض آئمہ کا مذہب: پہلے گھٹنے رکھیں گے۔

دیگر آئمہ کا مذہب: پہلے ہاتھ رکھیں گے۔

دلیل اور رد: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ ہم شروع میں گھٹنوں سے پہلے ہاتھوں کو زمین پر رکھا کرتے تھے پھر اس کے بعد ہمیں ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھنے کا حکم دیا گیا۔ (یہی دوسرا مذہب احناف کے نزدیک مفتی بہ ہے)۔

TYPIST, MOHSIN

34"سجدے میں ناک لگاناضروری ہے یانہیں اس بارے میں اختلاف"

نوٹ: سجدے میں پیشانی لگاناضروری ہے اس بات پر تمام آئمہ کا اتفاق ہے البتہ ناک میں اختلاف ہے۔

امام ابوحنیفہ،شافعی،احمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا مذہب: ناک لگاناواجب ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب: ناک لگاناضروری نہیں۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل: مسند امام اعظم حدیث نمبر 108 میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کوسات (7) اعضاء پر سجدہ کرنے کی وحی کی گئی۔(ان سات اعضاء میں دونوں پاؤں دونوں گھٹنے دونوں ہاتھ اور پیشانی شامل ہے لہذا پیشانی لگ گئی توسات اعضاء مکمل ہو گئے)۔

امام ابوحنیفہ،شافعی،احمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی دلیل اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کارد: نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کی پیشانی کے ساتھ ناک (سجدے میں) زمین پر نہیں لگتی اس کی نماز نہیں ہوتی۔

35"فجر میں قنوت نازلہ پڑھیں گے یانہیں؟اس بارے میں اختلاف"

نوٹ: قنوت کا معنی دعاہے اور نازلہ سے مراد نازل ہونے والی مصیبت ہے۔

اگر مسلمانوں پر کوئی مصیبت نازل ہو تو آخری رکعت میں "سمع اللہ لمن حمدہ" کے بعد دعا کرنا۔یہ عمل قنوت نازلہ پڑھنے کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

امام مالک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہاکامذہب: فجر کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھناسنت ہے۔

امام احمد اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہاکامذہب: فجر کی نماز میں قنوت نازلہ نہیں پڑھی جائے گی۔۔

امام مالک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہاکی دلیل: حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم صبح کی نماز میں ہمیشہ قنوت نازلہ پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دنیا سے پردہ فرمایا۔

TYPIST, MOHSIN

امام احمد اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہما کی دلیل: مسند امام اعظم حدیث نمبر 113 ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فجر کی نماز میں کبھی قنوت (نازلہ) نہیں پڑھی سوائے ایک ماہ کے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اس سے پہلے کبھی دعائے قنوت (نازلہ) پڑھتے نہیں دیکھا گیا اور نہ اس کے بعد۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم (صرف ایک ماہ) مشرکین کے چند لوگوں کے خلاف دعائے ضرر فرماتے رہے۔

رد: بعض صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے قنوت نازلہ کو دعائے قنوت کے لفظ سے تعبیر کر دیا اور اس طرح کی احادیث کی سند میں انقطاع ہے جیسا کہ فتح القدیر میں ہے۔

36 "قعدے میں افتراش کریں گے یا تورک؟ اس بارے میں اختلاف"

نوٹ: افتراش: دایاں پاؤں کھڑا کر کے اور بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھنا۔

تورک: قعدے میں دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر سرین پر بیٹھنا۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: دونوں قعدوں میں افتراش کریں گے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ: پہلے قعدے میں افتراش اور دوسرے قعدے میں تورک کریں گے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ: دونوں قعدوں میں تورک کریں گے

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ: ایک قعدے والی میں افتراش اور دو قعدوں والی نماز میں پہلے قعدے میں افتراش اور دوسرے قعدے میں تورک کریں گے۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل: مسند امام اعظم حدیث نمبر 115 ہے کہ وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نماز میں بیٹھتے تو اپنے بائیں پاؤں کو بچھا لیتے اور اس پر بیٹھتے اور دایاں پاؤں کھڑا کر لیتے۔

37 "تشہد کے کلمات میں اختلاف"

TYPIST, MOHSIN

نوٹ: تشہد کے کلمات میں اختلاف ہے۔ مختلف آئمہ کرام نے مختلف صحابہ کرام سے مروی احادیث کو اپنایا ہے۔

امام شافعی علیہ الرحمہ: ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت کردہ تشہد کو اختیار کیا ہے۔

امام مالک علیہ رحمہ: حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت کردہ تشہد کو اختیار کیا ہے۔

امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ: عبد اللہ بن مسعود کی روایت کردہ تشہد کو اختیار کیا ہے۔

امام اعظم ابو حنیفہ کی دلیل: امام اعظم کی دلیل مسند امام اعظم کی حدیث نمبر 119 ہے: کہ جس میں عبد اللہ بن مسعود کی بیان کردہ تشہد موجود ہے۔

دیگر ائمہ کرام کا رد: ابن عباس کی روایت میں کچھ کلمات زیادہ ہیں اور مختلف فیہ ہیں جبکہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث متفق علیہ اور حضرت عمر کی حدیث موقوف ہے جبکہ ابن مسعود کی حدیث مرفوع ہے لہذا دونوں کے مقابلے میں عبد اللہ بن مسعود کی حدیث کو ترجیح حاصل ہو گی۔

38 "نماز میں کتنی طرف سلام پھیرے گیں اس کے بارے میں اختلاف"

امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کا مذہب: دونوں طرف سلام پھیریں گے (اور ایک روایت کے مطابق امام شافعی علیہ رحمہ کا بھی یہی قول ہے)۔

امام مالک علیہ رحمہ کا مذہب: ایک طرف سلام پھیریں گے (ایک روایت کے مطابق امام شافعی علیہ الرحمہ کا یہی قول ہے)۔

عبد اللہ بن موسی بن جعفر کا مذہب: تین سلام پھیریں گے سامنے اور دائیں اور بائیں۔

39 "پھر دو طرف سلام پھیرنے کے قائلین میں بھی اختلاف ہے کہ آیا دونوں طرف سلام واجب ہے یا ایک طرف واجب ہے اور دوسری طرف سنت ہے"

بعض آئمہ کا مذہب: ایک طرف سلام واجب ہے جبکہ دوسری طرف سلام سنت ہے۔

بعض دیگر آئمہ کا مذہب: دونوں طرف سلام پھیرنا واجب ہے۔(یہی آخری مذہب احناف میں مفتیٰ بہ ہے)۔

احناف کی دلیل: مسند امام اعظم حدیث نمبر120 ہے: حضور صلی اللہ علیہ وسلم سیدھی جانب سلام پھیرتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور اسی طرح بائیں جانب بھی سلام پھیرتے
۔

40"جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے یا واجب اس بارے میں اختلاف"

آئمہ ثلاثہ کا مذہب: جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے۔

امام مالک علیہ رحمہ کا مذہب: جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے۔

امام مالک علیہ الرحمہ کی دلیل: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ مرد پر واجب ہے۔

دیگر آئمہ کرام کی دلیل اور امام مالک علیہ الرحمہ کا رد: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو درست کیا اور یہ اچھا ہے جس نے جمعہ کے دن غسل کیا تو یہ افضل عمل ہے(ملخصًا)۔

نوٹ: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے جمعے کے دن غسل کے سنت و مستحب ہونے کی روایت بھی ملتی ہیں۔

41"سفر میں قصر واجب ہے یا نہیں؟ اس بارے میں اختلاف"

احناف: قصر واجب ہے۔

TYPIST: OWAIS

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ: قصر رخصت ہے (یعنی قصر کی اجازت ہے) جبکہ چار رکعتیں عزیمت ہیں (یعنی افضل ہیں)۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل: قرآن کریم میں اللہ پاک فرماتا ہے: وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا۔ (اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں کہ بعض نمازیں قصر سے پڑھو اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں ایذا دیں گے) "الانبیاء آیت 101"۔

فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ کے الفاظ رخصت پر دلالت کرتے ہیں یعنی قصر میں گناہ نہیں البتہ اگر کوئی مکمل پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے (ملحضا بتغیر ما)۔

احناف کی دلیل اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا رد: مسند امام اعظم حدیث نمبر 150 ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سفر میں دو رکعتیں پڑھتے اور ابو بکر و عمر رضوان اللہ تعالی علیہما بھی اور اس پر اضافہ نہیں فرماتے۔

اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل کا جواب یہ ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان یہ سمجھے کہ قصر میں ثواب کم ملے گا تو تب اللہ پاک نے فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ کہ تم پر کوئی گناہ نہیں فرمادیا۔ بلکہ ثواب پورا ہی ملے گا. یہ مطلب نہیں اس آیت کا کہ قصر پڑھنے کی فقط اجازت ہے بلکہ قصر واجب ہی ہے اور اس صورت میں ثواب بھی پورا ملے گا۔

42 "وتر کی نماز سواری پر جائز ہے یا نہیں؟ اس بارے میں اختلاف"

احناف کا مؤقف: وتر کی نماز بغیر عذر کے سواری پر جائز نہیں بلکہ اتر کر زمین پر پڑھیں گے۔

امام شافعی علیہ الرحمہ کا مؤقف: وتر کی نماز سواری پر بغیر عذر کے بھی جائز ہے۔

امام شافعی علیہ الرحمہ کی دلیل: شیخین کی متفق علیہ حدیث میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما وتر کی نماز سواری پر پڑھ لیا کرتے تھے۔

امام اعظم علیہ الرحمہ کی دلیل اور امام شافعی علیہ الرحمہ کا رد:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے ہی دوسری روایت ملتی ہے کہ جس میں امام مجاہد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے ساتھ سفر میں رہا. آپ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما فرائض اور وتر کے علاوہ تمام نمازیں سواری پر پڑھتے تھے۔

اور جو حدیث آپ نے ذکر کی ہے اس میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے عذر کی وجہ سے سواری پر وتر کی نماز پڑھی تھی۔

اور ایک جواب یہ بھی دیا گیا ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا یہ عمل اس وقت تھا کہ جب وتر سنت تھی کیونکہ وتر پہلے سنت تھی بعد میں واجب ہوئی۔

TYPIST: OWAIS+MOHSIN

43"وتر کی کتنی رکعتیں ہیں اس بارے میں اختلاف"

امام مالک علیہ الرحمہ اور امام شافعی علیہ الرحمہ کا مذہب: وتر کی نماز ایک رکعت ہے۔۔

امام اعظم ابو حنیفہ علیہ رحمہ کا مذہب: وتر کی نماز تین رکعتیں ہیں۔

امام شافعی اور امام مالک علیہما الرحمہ کی دلیل: حضور صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے فرمایا وتر ایک رکعت ہے رات کے آخر میں۔

امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کی دلیل اور دیگر آئمہ کرام کا رد: مسند امام اعظم کی حدیث نمبر 155 میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم تین رکعات وتر پڑھا کرتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے "بُتَیرَاء" یعنی (ایک رکعت نماز) سے منع فرمایا۔

اور مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ نے فرمایا دیگر آئمہ کی ذکر کردہ حدیث میں وتر لغوی معنیٰ میں ہے یعنی ساری تہجد کو ("وِتَر" طاق) بنانے والی وہ ایک رکعت ہے. جو دو کے ساتھ ملا دی جائے یہ مطلب نہیں کہ وتر ایک رکعت ہے لہذا حضور صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم وتر کو تہجد کے ساتھ پڑھا کرتے تھے یہاں اسی کے بارے میں کلام ہے۔

44"سجدہ سہو کب کریں گے ؟اس بارے میں اختلاف"

نوٹ "سجدہ سہو کا جواز سب آئمہ کے نزدیک ثابت ہے لیکن سجدہ سہو کب کرے گے اس بارے میں اختلاف ہے اور یہ اختلاف افضلیت میں ہے۔

احناف: سلام کے بعد سجدہ سہو کرے گے۔

شوافع: سلام سے پہلے سجدہ سہو کرے گے۔

TYPIST, OWAIS

شوافع کی دلیل: حدیث پاک میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سلام سے پہلے سجدہ سہو کیا۔

مالکیہ: نماز میں کمی ہوئی تو پہلے اور زیادتی ہوئی تو بعد میں سجدہ سہو کرے گے۔

حنابلہ: جن صورتوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سلام سے پہلے سجدہ سہو کیا وہاں پہلے اور جہاں بعد میں کیا وہاں بعد میں سجدہ سہو کریں گے۔

احناف کی دلیل: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: سلام کے بعد دو سجدے ادا کروں۔

دیگر آئمہ کارد: شوافع کی ذکر کردہ حدیث پاک فعلی ہے جبکہ ہماری حدیث مبارکہ قولی ہے اور قولی حدیث کو فعلی حدیث پر ترجیح حاصل ہو گی۔ اور رہی یہ بات کہ بعض احادیث مبارکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا قول ملتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ سلام سے پہلے سجدہ کرو تو ان احادیث کی سند میں ضعف ہے۔

اور امام مالک اور امام احمد کو ہماری جانب سے یہ جواب ہے کہ ایک مرتبہ امام مالک نے ہارون رشید کے سامنے یہ بیان کیا کہ اگر نماز میں کمی ہو تو سلام سے پہلے اور زیادتی ہو تو بعد میں سجدہ سھو کریں گے۔ امام ابو یوسف نے اعتراض کیا کہ اگر کسی شخص نے نماز میں کمی بھی کی اور زیادتی بھی کی تو وہ کب سجدہ سھو کرے گا؟ امام مالک سے اس اعتراض کا کوئی جواب نہ بن سکا۔

45 "سجدہ تلاوت واجب ہے یا سنت؟ اس بارے میں اختلاف"

احناف: واجب ہے۔

امام شافعی واحمد ومالک: سنت ہے۔

ان حضرات کی دلیل: حدیث پاک میں ہے کہ ایک مرتبہ زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے سامنے سورہ نجم کی آیت سجدہ تلاوت کی تو نہ ہی زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ نے سجدہ کیا اور نہ ہی نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے سجدہ کیا۔

احناف کی دلیل: نبی علیہ السلام کا فرمان ہے اس شخص پر سجدہ تلاوت واجب ہے کہ جو آیت سجدہ سنے اور اس شخص پر بھی واجب ہے کہ جو آیت سجدہ کی تلاوت کرے۔

دیگر آئمہ کارد: پہلا جواب۔ سجدہ تلاوت اسی وقت فوراً ادا کرنا واجب نہیں ہے ممکن ہے کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے بعد میں ادا کیا ہو دوسرا جواب: تاخیر کے جواز کو بیان کرنے کے لیے اس وقت سجدہ نہیں کیا تا کہ امت پر آسانی رہے۔

TYPIST, OWAIS

46"سورہ ص کے سجدہ تلاوت میں اختلاف"

احناف: سورے ص کا سجدہ تلاوت بھی واجب ہے۔

امام شافعی: امام شافعی سورہ ص کے سجدہ تلاوت کے قائل نہیں (بلکہ وہ اس کی جگہ سورہ حج میں دو سجدوں کے قائل ہیں)۔

امام شافعی کی دلیل: حدیث پاک ہے نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے سورہ ص میں سجدہ کیا اور فرمایا یہاں حضرت داؤد علیہ السلام نے سجدہ توبہ ادا کیا اور ہم یہاں سجدہ شکر ادا کرتے ہیں۔

اس حدیث سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے سورہ ص کا سجدہ سجدہ شکر ہے نہ کہ سجدہ تلاوت۔

احناف کی دلیل امام شافعی کا رد: ہماری دلیل ما قبل میں ذکر کردہ حدیث پاک ہی ہے کہ جس میں نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ سجدے کی آیت سننے اور پڑھنے والے پر سجدہ واجب ہے اور سورے ص کے سجدے کا سجدہ شکر ہونا اس سجدے کے واجب ہونے کے منافی نہیں۔ کیونکہ تمام فرائض وغیرہ بھی اللہ پاک کی ملنے والی مسلسل نعمتوں پر ہی واجب ہوتے ہیں۔

47"نماز میں بات چیت کرنا جائز ہے یا نہیں"

امام اعظم، شافعی، مالک، احمد: ناجائز ہے۔ (البتہ بات چیت کرنے کی اجازت پہلے تھی لیکن اب یہ حکم منسوخ ہے)۔

امام اوزاعی: جائز ہے۔

امام اوزاعی کی دلیل: ذوالیدین رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث کہ جس میں نماز میں بات کرنے کا ذکر ہے۔

آئمہ کی دلیل: اللہ تعالی فرماتا ہے. وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ترجمہ: اللہ کے ادب کے خاطر خاموش کھڑے رہو۔

TYPIST, MOHSIN + ALI RAZA

رد: ذوالیدین رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث نسخ سے پہلے کی ہے۔

48 "کسوف و خسوف میں کتنے رکوع اور سجدے کریں گے اس بارے میں اختلاف"

ابو حنیفہ: کسوف و خسوف کی نماز دو رکعتیں پڑھیں گے اور ہر رکعت میں ایک قیام ایک رکوع اور ایک قراءت ہو گی۔

امام مالک، شافعی، احمد: کسوف و خسوف کی نماز میں ہر رکعت میں دو قیام اور دو قراءتیں اور دو رکوع ہوں گے۔

ابو حنیفہ کی دلیل: مسند امام اعظم حدیث نمبر 167 ہے نبی علیہ السلام نے کسوف کی نماز میں ایک مرتبہ ہی قیام قراءت اور رکوع ادا کئیں۔

49 "جنازے کے آگے یا پیچھے چلنے میں اختلاف"

نوٹ: جنازے کے آگے پیچھے دائیں بائیں چلنا جائز ہے اختلاف افضلیت میں ہے کہ آیا آگے چلنا افضل ہے یا پیچھے چلنا؟۔

ابو حنیفہ: پیچھے چلنا افضل ہے۔

آئمہ ثلاثہ: آگے چلنا افضل ہے۔

آئمہ ثلاثہ کی دلیل: عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالی عنہما کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا۔

ابو حنیفہ کی دلیل: عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ جنازہ کے پیچھے اور ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالی عنہما جنازہ کے آگے چل رہے تھے عبد الرحمن نے عرض کی حضرت علی سے کہ آپ پیچھے چل رہے ہیں جبکہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما آگے چل رہے ہیں تو حضرت علی نے فرمایا: پیچھے چلنا آگے چلنے کے مقابلے میں اس طرح ہے جیسے باجماعت نماز کی فضیلت تنہا نماز پر ہے البتہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما آسانی چاہتے ہیں لوگوں پر (تب ہی آگے چل رہے ہیں)۔

رد: آئمہ ثلاثہ کی ذکر کردہ حدیث میں جواز کا بیان ہے۔

50 "رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے عاشورہ کا روزہ واجب تھا یا مستحب"

ابو حنیفہ: واجب تھا۔

امام شافعی: مستحب تھا۔

امام شافعی کی دلیل: حدیث پاک میں ہے: اللہ نے تم پر عاشورہ کا روزہ نہیں رکھا۔

ابو حنیفہ کی دلیل: حدیث پاک میں ہے: نبی علیہ السلام عاشورہ کا روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے اور دوسری حدیث میں ہے کہ جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص چاہے عاشورہ کا روزہ رکھے اور جو شخص چاہے نہ رکھے۔

رد: آپ کی ذکر کردہ حدیث میں فرضیت کی نفی ہے وجوب کی نہیں (امام شافعی کے رد میں علماء نے اور بھی جوابات لکھے ہیں)۔

51 "حجامہ کروانے سے روزہ ٹوٹے گا یا نہیں اس بارے میں اختلاف"

ابو حنیفہ امام مالک امام شافعی: نہیں ٹوٹے گا۔

امام احمد: ٹوٹ جائے گا۔

امام احمد کی دلیل: حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

آئمہ ثلاثہ کی دلیل: مسند امام اعظم حدیث نمبر 208 ہے کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے حجامہ کروایا روزے کی حالت میں۔

رد: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا روزے کی حالت میں حجامہ کروانا آخری عمل ہے جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت سے واضح ہے لہذا یہ آخری عمل ما قبل کے حکم کے لیے نسخ ہے لہذا امام احمد کی ذکر کردہ حدیث منسوخ ہے۔

52 "سفر میں روزہ رکھنے یا نارکھنے میں اختلاف"

نوٹ: اس بات پر سب متفق ہیں کہ مسافر کو اختیار ہے کہ چاہے تو روزہ رکھے اور چاہے تو روزہ نہ رکھے لیکن افضلیت میں اختلاف ہے کہ آیا روزہ رکھنا افضل ہے یا نہ رکھنا افضل ہے۔

امام ابو حنیفہ ومالک وشافعی: روزہ رکھنا افضل ہے۔

امام احمد: روزہ نہ رکھنا افضل ہے۔

وماعلینا الا البلغ المبین

TYPIST, MUSAYYAB